بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۷۱ / ۲۲۶ | اتوار ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ، ۱۰ اخاء ۱۳۶۱ھش ، ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۹ اخاء / اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ
آج گلے میں درد کا آرام ہے تاہم کمزوری اور بلڈ پریشر کے باعث طبیعت تاحال ناساز ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر و صحت میں بہت برکت دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

"ولی پرست مت بنو ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو"

بکثرت ایسے بندے پیدا ہونے چاہئیں جو صاحب کشف و الہام ہوں جو اپنی ذات میں خود کفیل ہوں

صحابہ کرامؓ سے خدا تعالیٰ بہت کثرت سے ہمکلام ہوتا تھا مگر وہ ایسی باتوں سے پرہیز کرتے جن سے اللہ تعالیٰ کا ان سے متکلم ہونا ثابت ہوتا ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ :- محترم بشیر احمد صاحب اختر۔ رکن صیغہ زود نویسی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ رمضان المبارک / ۲۱ وفا ۱۳۶۱ھش (۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں سلسلہ درس حدیث کا اختتام فرماتے ہوئے جو درس دیا اس کا مکمل متن ذیل میں دیا جاتا ہے۔

تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا

(الکھف آیت : ۱۱۱)

پھر مسنون درود شریف پڑھنے کے بعد فرمایا :-

انسانی زندگی کا مدعا ــــ لقائے الٰہی

وہ آیات جن کی میں نے نماز میں تلاوت کی تھی اور جن میں سے آخری آیت میں نے ابھی درس کے آغاز میں تلاوت کی ہے، ان میں انسانی زندگی کے مقصد کا ذکر ہے اور وہ آخری پھل جو انسان کی عبادتوں کو لگتا ہے اس کا بار بار مختلف رنگ میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ پہلے ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی لقاء سے انکار کر دیا اور ان کی تمام عبادتیں، تمام نیکیاں اس ایک وجہ سے ضائع کر دی گئیں

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا۔

(الکھف آیت ۱۰۶)

لقائے باری تعالیٰ ہی انسانی زندگی کا مدعا اور مقصود ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ نیکیاں اور وہ ساری عبادتیں جو اس اعلیٰ مقصد کی خاطر نہیں کی جاتیں وہ کسی حتمی بیرونی فیصلے کی وجہ سے رد نہیں کی جاتیں بلکہ ان کے اندر ان کی ذات میں زندہ رہنے کی اہلیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ وہ ساری نیکیاں اور وہ ساری عبادتیں خالی ہیں مغز سے اور روح سے اور مردار کی طرح ہیں جن میں عبادت کرنے والے اور نیکی کرنے والے کا اعلیٰ اور افضل مدعا اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق اور پیار نہ ہو۔ تو اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال میں کچھ جان تھی ہی نہیں۔ چنانچہ اشارہ فرماتے ہوئے مزید وضاحت کی فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا عبادتیں یونہی خدا ظلم کے طور پر نہیں پھینک دے گا اٹھا کے ایک طرف۔ جب وزن کیا جائیگا تو وزن کوئی نہیں پایا جائے گا قیامت کے دن۔ خالی ہونگی نور سے، خالی ہوں گی خدا کی یاد سے، خالی ہونگی ان تمام چیزوں سے جو انسانی زندگی میں وقار اور وزن پیدا کرتی ہیں۔ اور لقاء کے مضمون کو آگے بڑھا کر پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی مثال دی گئی کہ کس طرح اس نے لقاء کے مضمون کو کامل کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے - وہ بشر تھا ، انسانوں میں سے ایک انسان مگر جب اس نے ساری زندگی خدا کے لیے وقف کردی تو اس پر اس کثرت سے وحی نازل ہوئی اور اس شان کی وحی نازل ہوئی کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں تو ان معارف کو جو محمد مصطفےٰ پر اتارے گئے لکھتے لکھتے وہ سمندر خشک ہو جائیں گے لیکن وہ معارف ختم نہیں ہوں گے - اور یہ بیان کرنے کے بعد فرمایا ہم اور بھی سمندر لے آئیں گے تب بھی یہ سلسلہ ان چند سمندروں تک نہیں ہے جو تم دنیا میں دیکھ رہے ہو - ایک لامتناہی سلسلہ ہے - اگر سمندر کے بعد سمندر آتے چلے جائیں اور وہ خشک ہوتے چلے جائیں تب بھی اس وحی کے معارف جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر اتاری جا رہی ہے کبھی ختم نہیں ہو سکتے -

دو باتیں جن سے انسانی زندگی کو پھل لگتا ہے

اس اعلان کے بعد پھر اس آخری آیت کا مضمون ہے جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھی - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندوں کے دل میں کہیں یہ خیال نہ ہو کہ صرف اس ایک ذات یعنی حضرت محمد مصطفےٰ پر ہی خدا کی ساری رحمتیں ختم ہو گئیں اور باقی بندوں کے حصے میں کچھ بھی باقی نہیں رہا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلی وآلہ وسلم ! تو یہ اعلان کر دے کہ میں کچھ بند کرنے کے لیے نہیں آیا ، میں سب کچھ جاری کرنے کے لیے آیا ہوں اور صدائے عام ہے کہ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ اب جو چاہتا ہے مجھے دیکھ کر کہ ہم بھی تیرے جیسے بندے بنیں اور تیری طرح اللہ ہم سے بھی ہمکلام ہو اور ہم سے بھی پیار کرے تو وہ کیا کرے ؟ دو باتیں بیان فرمائیں کہ وہ میری طرح کے عمل کرے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا - وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا اور اللہ کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائے اصل میں عبد بننا اور شریک نہ ٹھہرانا یہ دو وہ بنیادی چیزیں ہیں جن سے انسانی زندگی کو پھل لگتے ہیں اور عبادتیں اپنے کمال کو پہنچتی ہیں - یہ دو چیزیں ختم کر دی جائیں - عمل صالح کرتے ہوئے عبدیت کے مقام کو اگر بھلا دیا جائے اور شرک میں مبتلا ہو جائے انسان کسی رنگ میں ، تو اس کی ساری محنتیں اکارت جاتی ہیں اور اس کی عبادتوں کو ، اس کی ریاضتوں کو ، اس کی دعاؤں کو ، اس کی گریہ وزاری کو کوئی پھل نہیں لگتا - گویا کہ ایسے باغ ہیں جو پھلوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں - ان کے مقدر میں جلانا ہوا کرتا ہے - پھلوں والے درخت جب پھل نہیں دیتے تو ایسی لکڑی بن جاتے ہیں جو بیچاری کسی اور کام بھی نہیں آتی - نہ اس سے آپ شہتیر ڈال سکتے ہیں ، نہ بالے بنا سکتے ہیں - کیونکہ اس مقصد کے لیے خدا نے پیدا نہیں کی تھی - ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا جہنم کے سوا ان کی جزا پھر کوئی نہیں رہتی - کیونکہ جس اعلیٰ مقصد کی خاطر وہ پیدا کئے گئے تھے جب اس مقصد سے عاری رہ گئے تو پیچھے ان کے لیے سوائے جلنے کے کچھ مقدر نہیں ہے -

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نصیب ہونے والی لقاء الٰہی :

یہ ہے وہ مضمون جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صرف خود ہی دعویٰ نہیں فرمایا تھا لقاء کا ، بلکہ صاحب لقاء لوگ پیدا کئے تھے اور جتنے اللہ کو پہنچے ہوئے بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں تھے اس کی کوئی نظیر کسی بعد کے زمانے میں آپ کو نہیں ملے گی - بہت کثرت سے خدا ہمکلام ہو رہا تھا صحابہؓ سے - ان پر کشوف کے ذریعے ظاہر ہو رہا تھا - ان پر خوابوں کے ذریعے ظاہر ہو رہا تھا - ان کو چلتے پھرتے گلیوں میں نظر آتا تھا - اپنے معجزے دکھاتا تھا - اپنے نشان ان پہ ظاہر فرماتا تھا کہ اس جیسا کوئی زمانہ پھر نہ پہلے کبھی دنیا نے دیکھا تھا ، نہ آئندہ کبھی آسکیگا اور جو زمانہ صحابہ کا ہم نے قادیان میں دیکھا وہ بھی اسی زمانے کی جھلکیاں تھیں ، اسی زمانے کی تصویریں دہرائی گئی تھیں - اپنی ذات میں کوئی الگ زمانہ بعد میں نہیں آیا -

چنانچہ اس پہلو سے جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو بعض بہت دلچسپ اور قابل غور حقائق سامنے آتے ہیں جن کی طرف میں اب آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں -

۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ -

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الخطبۃ علی المنبر)

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ (مسجد کے صحن میں) کھجور کا ایک سوکھا ہوا تنا تھا جس کا سہارا لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے - پھر جب آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپ پہلی بار اس منبر پر کھڑے ہوئے اس تنے سے ذرا ہٹ کر ، تو صحابہؓ کہتے ہیں سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ جس طرح دس مہینے کی گابھن اونٹنی بعض دفعہ درد سے روتی ہے اس طرح کے رونے کی آوازیں ہم نے اس تنے سے سنیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم (جو رحمۃ للعالمین تھے جاندار چیزوں کے لیے بھی اور دنیا کی نظر میں جو بظاہر بے جان ہیں ان کے لیے بھی) نیچے اترے اور اس تنے پر اپنا ہاتھ رکھا اور پھر وہ آوازیں بند ہو گئیں -

۲ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک موقع پر چلتے چلتے ایک جگہ رکے (قافلے کا ذکر فرما رہے ہیں) تو ایک لونڈی نے آکر پوچھا کہ تم میں سے کوئی جھنتر منتر جانتا ہے ؟ ہمارے قبیلہ کے سردار کو بچھو کاٹا ہے - ابو سعید خدریؓ اس کے ساتھ چل پڑے - ساتھی کہتے ہیں ہم نے تو ان کو کبھی جھنتر منتر کرتے دیکھا نہیں تھا - مگر بہرحال ہم بھی ساتھ ہو لیے - آپ نے دم کیا اور بیمار اچھا ہو گیا - انہوں نے تیس بکریاں دیں اور سب کو دودھ پلایا - ہم نے ابو سعیدؓ سے دریافت کیا -

اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً

کہ کیا تو بہت اچھا دم اور ٹونا ٹوٹکا جانتا ہے ؟ انہوں نے کہا نہیں ، میں تو نہیں جانتا - میں نے تو صرف اُمُّ الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ کا دم کیا تھا - اس پر ان میں جھگڑا چل پڑا - دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ یہ جو بکریوں کا تحفہ تم نے دم کر کے لیا ہے یہ ہمارے لیے جائز نہیں - (ان متقی لوگوں کی احتیاطیں بھی دیکھیں) اور جھگڑتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا -

فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ -

(عجیب پیارا انداز ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا) مسکرا فرمایا کہ اسکو (ابو سعید خدریؓ کو) کس نے بتا دیا کہ سورۃ فاتحہ بھی شفاء ہے اور اس میں خدا نے دم کی طاقت رکھی ہوئی ہے ؟ - پھر فرمایا گوشت تقسیم کرو اور لاؤ میرا حصہ بھی نکالو - یہ بتانے کے لیے کہ اگر کسی کے دل میں ادنیٰ سا بھی بوجھ ہو کھانے کے لیے ، تو وہ دور ہو جانا چاہیے کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے زیادہ متقی تو کوئی نہیں ہو سکتا - اس لیے آپ نے فرمایا لاؤ میں بھی کھاتا ہوں تاکہ اس بارے میں تمہارے شک دور ہو جائیں -

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیہ بالقرآن)

۳ - حضرت خبیب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بنو حارث نے قید کیا (یہ مشہور واقعہ ہے - تاریخ میں آپ نے پڑھا ہے اور اسے بار بار پیش کیا جاتا ہے) تو ایک دن آپ نے حارث کی لڑکی سے اپنی ضرورت کے لیے استرا مانگا اور اس نے دیدیا - اسی وقت اس عورت کا چھوٹا لڑکا کھیلتا ہوا حضرت خبیبؓ کے پاس آگیا - (اگر آپ چاہتے تو استرا سے اس بچے کی گردن کاٹ کر اپنا بدلہ اتار سکتے تھے کیونکہ وہ دو دفعہ تو آپ کو ہلاک نہیں کر سکتے تھے) آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور اسے پیار کیا - ماں نے جب یہ منظر دیکھا تو ڈر گئی - آپ نے اس کے خوف کو بھانپتے ہوئے کہا کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا ؟ یہ خیال نہ کرو - میں ایسا نہیں کروں گا - (اسی قرب کا فیض تھا کہ یہ لڑکی بعد میں بڑی مخلص مسلمان بن گئی) - اس نے روایت کی ہے کہ خدا کی قسم ! میں نے خبیبؓ سے بہتر کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا - اور یہ بھی کہا کرتی کہ ایک دن آپ کے ہاتھوں میں انگور کا خوشہ تھا اور وہ تناول فرما رہے تھے جبکہ نہ انگوروں کا موسم تھا اور نہ مکہ انگور پہنچ سکتے تھے کیونکہ وہ بیچارے تو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے میں سمجھتی ہوں یہ خدا کا رزق تھا جو خبیبؓ کے پاس آتا تھا -

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں اس رنگ میں بھی اپنے پیاروں پر ظاہر ہوتا رہا کہ معجزوں کی وہ قسم جو بہت کم دیکھنے میں آتی ہے ، کیونکہ خارق عادت کا ایک خاص مقام ہے جو خارق عادت بندوں کو نصیب ہوتا ہے ، ایسے معجزے بھی صحابہؓ کو دکھائے گئے -

۴ - پھر ایسے معجزے بھی دکھائے گئے جن میں ساری قوم شامل تھی یعنی ایک دو تین کا انفرادی واقعہ نہیں تھا - مثلاً جنگ بدر اور جنگ احد میں بکثرت صحابہؓ نے فرشتے دیکھے اور اتنی عام گواہی ہے ، اتنا تواتر ہے اس گواہی میں کہ کسی وہم و گمان کی کوئی گنجائش باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں رہتی - اور بڑے پائے کے، چوٹی کے صحابہ بھی گواہ ہیں، معمولی صحابہؓ بھی گواہ ہیں - قوم کی قوم روایت کرتی ہے کہ ہم نے فرشتے دیکھے - چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں -

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی قَوْلِہٖ مُسَوِّمِیْنَ قَالَ مُعْلَمِیْنَ وَکَانَتْ سِیْمَا الْمَلٰٓئِکَۃِ یَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمَ سُوْدًا وَیَوْمَ اُحُدٍ عَمَائِمَ حُمْرًا -

(الدر المنثور جزء ثانی ص۶۱ تا ۶۷ زیر تفسیر آیت ۱۲۶ آل عمران)

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مُسَوِّمِیْنَ (مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ آلِ عمران آیت : ۱۲۶) کی تفسیر یہ بیان فرمائی "مُعْلَمِیْنَ" - یعنی ایسے فرشتے جن کی علامتیں ظاہر تھیں اور جن پر گویا نشان لگے ہوئے تھے - وہ کہتے ہیں کہ جنگِ بدر میں فرشتوں کی ایک خاص علامت تھی اور جن صحابہؓ نے بھی دیکھا ہے ایک قدر مشترک یہ پائی کہ ان سب فرشتوں نے پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں جو کالے رنگ کی تھیں - (اور اسلامی جھنڈا بھی کالا تھا - پہلا جھنڈا جو بنایا گیا ہے غالباً بدر کے موقع کا ہی تھا جو کالے رنگ کا تھا) اور اُحد کی جنگ میں فرشتوں نے سُرخ رنگ کی پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں - یہ تو عام، قومی گواہی ہے جس میں ایک دو فرد کی گواہی کا سوال نہیں ہے سارے اس کشف میں شامل تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں سب کو دکھایا گیا -

۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الَّذِیْ اَسَرَ الْعَبَّاسَ اَبُوْ الْیُسْرِ کَعْبُ بْنُ عَمْرٍو وَکَانَ اَبُوْ الْیُسْرِ رَجُلًا مَجْمُوْعًا وَکَانَ الْعَبَّاسُ رَجُلًا جَسِیْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْیُسْرِ کَیْفَ اَسَرْتَ الْعَبَّاسَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ رَجُلٌ مَا رَاَیْتُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَلَا بَعْدَہٗ ھَیْئَتُہٗ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَعَانَکَ عَلَیْہِ مَلَکٌ کَرِیْمٌ -

(الخصائص الکبریٰ جزء اوّل ص۲۰۲)

(باب ما وقع فی غزوۃ بدر من الآیات والمعجزات)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ جب قید کر کے لائے گئے تو ان کو پکڑنے والا ایک کمزور، دُبلا پتلا سا آدمی تھا جس کا نام اَبُوالیُسر تھا - تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسکرا کر) اس سے پوچھا کہ اے اَبُوالیُسر تم نے اس جسیم اور مضبوط لڑاکے سپاہی کو کس طرح پکڑ لیا؟ (حضرت عباسؓ کو تو جانتے تھے بڑے بہادر اور اعلیٰ قسم کے لڑنے والے تھے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو پتہ نہیں - مَیں نے کہاں پکڑا؟ میری مدد کے لیے تو ایک آدمی آیا تھا جس کو مَیں نے نہ پہلے کبھی اپنی زندگی میں دیکھا، نہ بعد میں دیکھا (پھر وہ غائب ہو گیا) اور اس کا حُلیہ اس قسم کا تھا - تو آنحضورؐ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو، تمہاری تو ایک مَلک کریم نے مدد کی تھی - خدا نے فرشتہ بھیجا جس نے عباس کو پکڑا - (تمہارے قابو میں کہاں سے آنے والا تھا)

اور بھی بہت سے واقعات ہیں -

اگرچہ پہلے ہی بہت طوالت ہو گئی ہے مگر چونکہ آج آخری درس بھی ہے اور رمضان کی یہ پاکیزہ فضا بھی ہم سے رخصت ہونے والی ہے اس لیے آج کچھ لمبا بھی کر لوں تو اُمید ہے آپ میری معذرت کو قبول فرمائیں گے -

صحابہ کرامؓ اپنے الہام اور کشوف بیان کرنے سے بہت پرہیز کرتے تھے

ان تمام احادیث میں جو مَیں نے بیان کی ہیں بظاہر آپ کو واقعات کی کثرت نظر آتی ہے - اگر یہی حدیثیں اکٹھی پڑھی جائیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت ایک ہونے والا واقعہ ہے - لیکن ہم اس نقطۂ نگاہ سے احادیث کی تلاش کرتے ہیں کہ صحابہؓ کے الہام اور کشوف کے واقعات ہمیں ملیں تو بہت کم نظر آتے ہیں اور حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں تو سب سے زیادہ صحابہؓ کے کشوف اور الہام کے واقعات ہمیں دکھائی دینے چاہئیں اور تلاش کرنے کے بعد چند حدیثیں ملتی ہیں جن سے یہ اشارہ تو ملتا ہے کہ یہ عام ہونے والا ایک واقعہ تھا لیکن واقعات کی تعداد بہت کم ہے جو ہم تک پہنچی - اس کی وجہ کیا ہے؟

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں نزولِ وحی ہو رہا تھا - اور اللہ تعالیٰ سے لقاء کی پہلی شرط ہی عاجزی اور انکساری ہے - صحابہ کرامؓ نے یہ درس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سیکھے ہوئے تھے اور امام کے سامنے آواز بلند کرنا وہ ویسے ہی اپنی طبیعتوں کے خلاف پاتے تھے - پھر احتیاط کے تقاضے بہت تھے وہ یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ خدا کا کلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہو رہا ہو تو ہم اپنی ڈفلیاں الگ بجانے لگ جائیں اور اپنی ڈیڑھ اینچ کی مسجدیں الگ الگ بنا لیں کہ خدا ہم سے بھی کلام کر رہا ہے - اور توجہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہٹا کر اپنی جانب مائل کر دیں - یہ تھی وہ حکمت جس کے نتیجے میں صحابہؓ نے ہمیشہ خاموشی اختیار کی ہے اور سوائے اس کے کہ اپنے کسی عزیز کو کسی خاص موقع پر بتاتے ہوں وہ ایسی باتوں سے پرہیز کرتے تھے جن سے اللہ تعالیٰ کا ان سے متکلم ہونا ثابت ہوتا ہو -

احادیث میں مذکور ان واقعات کا مقصد

اور آپ حیران ہوں گے جب یہ بات نوٹ فرمائیں گے کہ یہ ساری حدیثیں جو مَیں نے ابھی بیان کی ہیں مجبوری کے طور پر بیان کی گئیں کیونکہ ان سب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا معجزہ بیان کرنا مقصود تھا - اپنی ذات کا معجزہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا - اور یا کوئی ایسا مسئلہ بیان کرنا مقصود تھا جس کے پیشِ نظر مجبوراً واقعہ بیان کیا گیا - مثلاً وہ جو دَم والا واقعہ ہے وہ اس لیے بیان کیا گیا کہ آئندہ اُمت کو تعلیم دینی تھی کہ سورہ فاتحہ میں شفاء ہے اور اس کے دم کا کھانا جائز بھی ہے - یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سُنّت ہے - اس وجہ سے صحابہؓ اس واقعہ کو بیان کرنے پر مجبور ہو گئے - اور باقی جتنے واقعات مَیں نے بیان کیے ہیں یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزات کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں - اپنی ذات کے تعلق باللہ کے اظہار کے طور پر ایک بھی واقعہ بیان نہیں ہوا -

اصحابِ احمد بھی بہت احتیاط کرتے

یہی حال ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نظر آتا ہے اس وقت بھی صحابہ بہت احتیاط کیا کرتے تھے اور ہم نے یہ دیکھا کہ جتنا بڑے مرتبے کا صحابی ہوتا تھا وہ محتاط ہو جایا کرتا تھا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء پر جب عام شہادت کی ضرورت پیش آئی اور آپ نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے -

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تحفہ بغداد ص۲۰)

یعنی مَیں ایسے بندے مقرر کروں گا تیری مدد کے لیے جن پر مَیں وحی کر رہا ہوں گا - تو لاؤ وہ وحیاں - کہاں چھپا کے رکھی ہوئی ہیں؟ تو صحابہ نے پھر بکثرت پیش کیں اور ان میں سے کچھ شہادۃ الکلام کے موقع پر بیان بھی ہوئیں -

تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی بکثرت صاحبِ وحی، صاحبِ کشف والہام پیدا کیے جو اپنی بات آپس میں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش فرمایا کرتے تھے اور بولے ہیں بعد میں - ہم نے جب صحابہ کا زمانہ دیکھا تو بکثرت صاحبِ کشف والہام اپنا ذکر بھی کرنے لگے اور عام چرچے چل پڑے تھے - لیکن واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حدِّ ادب کو قائم رکھتے ہوئے اور اس خوف سے کہ کہیں توجہ منتشر نہ ہو جائے صحابہؓ اپنی زبانیں بند ہی رکھتے تھے اور ارشاد کے سوا اس زبان کو نہیں کھولا کرتے تھے یا جہاد کے موقع پر غیروں کے سامنے دلیل کے طور پر پیش کیا کرتے تھے - اپنوں میں اپنی بڑائی کے طور پر صحابہؓ نے کبھی کوئی وحی، کوئی کشف، کوئی الہام پیش نہیں کیا -

یہ مضمون ہے جس کی طرف توجہ دلانے کے سلسلہ میں ایک اور بنیادی بات آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں -

صاحبِ لقاء بننے کیلئے دو شرائط

جو آیات مَیں نے تلاوت کی تھیں ان میں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں - اگر آپ ان شرطوں کو یاد رکھیں گے تو صاحبِ لقاء بن جائیں گے - اگر ان کو نظر انداز کر دیں گے تو ساری محنتیں ضائع چلی جائیں گی -

پہلی شرط - عجز و انکساری :- لقاء کیلئے پہلی شرط عجز اور انکساری ہے - چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عظیم الشان صاحبِ وحی ہونے کا اعلان کیا تو پہلا اعلان خدا نے یہ سکھایا -

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ - (الکہف آیت : ۱۱۱)

تو کہدے کہ مَیں تم جیسا ایک عام انسان ہوں - اس سے زیادہ انکساری ممکن ہو ہی نہیں سکتی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا گیا، وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ مَیں تمہارے جیسا انسان ہوں - اس سے زیادہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی انکساری میں گر سکتا ہے کہ سب سے بڑا آقا عام لوگوں کو مخاطب کر کے اپنے آپ کو ان کے مقام تک لے آئے، پھر اپنے ساتھ اُٹھائے اور یہ کہے کہ ہاں! تم جیسا تھا تو ہی، مگر وحی الٰہی نے مجھے تبدیل کر دیا ہے۔ میرا مقام بدلا ہے اللہ کی شان کی وجہ سے، اس کے پیار اور کرم کی وجہ سے۔ اگر میری ذات کو دیکھتے ہو تو تم سے زیادہ میرا مقام نہیں۔ یہ مضمون یہاں بیان کیا گیا ہے اور اسکو کامل کیا گیا ہے شرک کی نفی پر۔

ایک رؤیا

اس ضمن میں مَیں آپکو اپنی ایک رؤیا بتانی چاہتا ہوں جو حضرت مصلح موعود کے وصال کے قریباً ایک سال بعد مَیں نے دیکھی۔ اس وقت تو بیان کرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس کا بیان کرنا میرے لیے کوئی معنی رکھتا تھا۔ صرف حضرت مولوی راجیکی صاحب یا ان کے بیٹے کو بعد میں بتائی۔ لیکن اب میرا فرض ہے کہ مَیں آپ کے سامنے بعض ایسی باتیں رکھوں جو اللہ تعالیٰ نے خود خاص طور پر مجھے سمجھانے کے لیے رؤیا کے ذریعے سکھائیں۔ وہ رؤیا یہ تھی کہ برادرم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے گھر کے صحن میں حضرت مصلح موعود ایک تقریر فرما رہے ہیں اور بکثرت لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں بیری کا ایک چھوٹا سا درخت ہوا کرتا تھا، اس کے قریب مَیں بھی بیٹھا ہوا ہوں۔ حضرت مصلح موعود کا خلاصہ مضمون، جس پر جا کر تان توڑتے اور بڑے جلال سے بات ختم کرتے ہیں، یہ تھا کہ دیکھو! مجھے جماعت سے بہت ہی محبت ہے، بہت ہی پیار ہے اتنا کہ بس تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ لیکن ساری جماعت ایک طرف اور مولوی غلام رسول صاحب بقاپوری ایک طرف مجھے ان سے اتنا ہی پیار ہے جتنا باقی ساری جماعت سے ہے جب آپ یہ فرماتے ہیں تو مَیں خواب میں سوچتا ہوں کہ (بقاپوری) کیوں فرما رہے ہیں۔ مراد تو حضور کی مولوی غلام رسول راجیکی ہے، لیکن عملاً بقاپوری فرما رہے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ تو میری توجہ اس طرف جاتی ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عالمِ بقا کے بسنے والے ہیں۔ ان کے لیے وہ موت جو انسان کی زندگی کے آخر پر آتی ہے وہ پہلے آچکی ہے۔ اور خدا کے بہت سے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کی زندگی میں موت آچکی ہوتی ہے اور بعد میں وہ بقا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو آپ مولوی غلام رسول صاحب بقاپوری عملاً فرما رہے ہیں اس بات کے اظہار کے لیے کہ یہ عالمِ بقا میں بسنے والا انسان ہے۔ یہ وہ نہیں ہے جس کو بعد میں موت کا کوئی خطرہ ہو۔ اس کے سب خطرے ٹل چکے ہیں۔ جب یہ بات ختم ہوتی ہے اور ابھی اصل مضمون شروع نہیں ہوتا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلانی تھی تو مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ نظارہ بدل گیا ہے اور لوگ جوق در جوق اور جلوس در جلوس مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تلاش میں جا رہے ہیں۔ اور مَیں قصرِ خلافت کی چار دیواری کے قریب اس جگہ کھڑا ہوں جہاں پہلے گیراج ہوا کرتے تھے۔ میری طبیعت میں بیحد اُداسی چھا جاتی ہے اور مَیں اکیلا رہ جاتا ہوں اور مَیں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! کتنے دکھ کی بات ہے کہ جب تیری عظمتیں بیان کی جائیں تو لوگ جلوس در جلوس تیری طرف تو نہیں بھاگتے، لیکن جب تیرے بندوں کے مقام بیان کیے جائیں تو ان کی طرف لوگ جوق در جوق دوڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اے خدا! مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ مَیں کبھی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس دعا کے لیے کہنے نہیں جاؤں گا۔ جب مَیں نے یہ نظارہ دیکھا اور عہد کیا تو اچانک مَیں دیکھتا ہوں کہ مولوی راجیکی صاحب وہاں موجود ہیں۔ مَیں انہیں سلام کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ ان کی طبیعت پر بیحد اداسی چھا جاتی ہے اور وہ عجز و انکساری اور ایک قسم کی ندامت میں ڈوب جاتے ہیں اور پھر سر اٹھا کے کچھ فرماتے ہیں۔ جب وہ کچھ کہنے لگتے ہیں تو ایک دم تیسرا نظارہ آجاتا ہے۔ ایک دسترخوان بچھا ہوا ہے جس پر مولوی صاحب درمیان میں بیٹھے ہیں۔ کثرت سے لوگ ان کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ وہ مجھے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو! جب خدا کے بندوں پر مائدہ اترتا ہے تو اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ان سے بہت بچ جاتا ہے۔ تب اس قسم کے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کھاتے رہتے ہیں۔ اس میں کیا ہے؟ اور مَیں کیا کر سکتا ہوں۔ تو مَیں کہتا ہوں ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے۔ اور یہ بات ختم ہو گئی۔

اس مضمون میں بہت سی باتیں ہیں جن کی طرف مَیں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جو آیات مَیں نے تلاوت کی تھیں ان میں جو سارا معمہ سا نظر آرہا ہے اس کے راز کھول دیئے گئے ہیں۔

دعا کے لیے کہنے کا رواج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں ہمیں دو چیزیں بڑی نمایاں نظر آتی ہیں۔ ایک یہ کہ عجز اور انکساری اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور جب عجز اور انکساری کمال کو پہنچ جائے تو دعا کے لیے کہنے کا رواج عام ہو جاتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ آپ دعا کریں یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت عمرؓ کو کہتے ہیں میرے بھائی! میرے لیے دعا کرو۔ ایسے حیرت انگیز نظارے عجز کے نظر آتے ہیں کہ جس کی دعاؤں سے سارا عالمِ روحانیت وجود میں آتا ہے۔ وہ اپنے ایک عام غلام کو کہتا ہے کہ بھائی میرے لیے بھی دعا کرنا دوسروں کو بھی کہتا ہے مجھے دعا میں یاد رکھنا۔ اور یہ رواج صحابہؓ میں پھیل جاتا ہے جسطرح جماعت احمدیہ میں ہے کہ ایک دوسرے کو دعا کے لیے کہتے ہیں۔ اور یہ دعا کے لیے کہنے کا یہ رواج دنیا کی کسی جماعت میں اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے۔ اور دعا کے لیے کہنے کا رواج بھی ہمیں صحابہؓ سے ملا ہے کیونکہ اس سوسائٹی میں بھی یہی رواج قائم تھا۔

دوسروں کو دعا کے لیے کہنے کی غرض

کس لیے کہتے ہیں دعا کے لیے؟ اس لیے کہ تا نفس کا تکبر ان کو دھوکے میں نہ مبتلا کر دے۔ دماغ میں یہ کیڑا نہ پڑ جائے کہ ہم صاحبِ خدا ہیں۔ ہمیں کسی اور کی کوئی پرواہ نہیں۔ عجز کی بنا پر کہتے ہیں، انحصار کی بنا پر نہیں کہتے۔ شرک کی بنا پر نہیں کہتے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک نہایت ہی باریک توازن کو قائم رکھتے ہیں۔ جب وہ دعا کے لیے کہتے ہیں تو اس لیے نہیں کہتے کہ اب ہم نے اپنا بوجھ ان بندوں پر ڈال دیا۔ یہ ہمارے اور خدا کے درمیان ان معنوں میں وسیلہ بن گئے ہیں کہ اب ہم جو چاہیں کریں، یہ دعائیں کریں گے اور منظور ہو جائیں گی۔ بلکہ وہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات کے متعلق یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرے گا۔ محض فضل، محض فضل، محض فضل سمجھتے ہوئے وہ عاجزی سے خدا کے حضور عرض کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید یہ بندہ مجھ سے بہتر ہو شاید وہ بندہ مجھ سے بہتر ہو۔ اس کی دعا میرے حق میں قبول ہو جائے، اس کی دُعا قبول ہو جائے۔ لیکن شرک نہیں کرتے اور اس شخص پر بٹا نہیں رکھتے۔ اسکو اس قسم کا ولی اور پیر نہیں بناتے کہ ان کی توجہ توحید سے منعطف ہو کر غلط رستوں کی طرف چلی جائے اور ان کو ارباباً من دون اللہ بنا لیں۔

چنانچہ اس مضمون سے متعلق جو آیات مَیں نے تلاوت کی تھیں ان کے آغاز میں ہی یہ وارننگ دیدی گئی تھی۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ کہ اگر عبادی یعنی میرے بندوں کو میرے سوا اولیاء بنا کر تم نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی تو مَیں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سوائے ذلت اور رسوائی اور خالی ہاتھ رہ جانے کے اور جہنم کے تمہارے مقدر میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ تو عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ کے طور پر کبھی کسی نے دعا کے لیے نہیں کہا۔ وہ اس لیے نہیں جھکے کہ ان کو پیر بنایا گیا تھا۔ اس لیے جھکے کہ اپنے نفس کی نفی ہو۔ اور جہاں تک خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق کا سوال ہے انہوں نے پورے پورے حق ادا کیے۔ عبادتیں بھی کیں، قربانیاں بھی کیں اور چین نہیں پاتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ کی لقاء حاصل نہ ہو جائے۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یہ لقاء عام تھی۔ ایک دو یا چار کی بات نہیں تھی کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

(موضوعات کبیر ص۴۸)

اور انبیائے بنی اسرائیل کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ۔ (البقرہ آیت: ۲۵۴)

یعنی ان میں سے ایسے تھے جن سے اللہ تعالیٰ نے بکثرت کلام کیا تو علماء سے کیا مراد ہے؟ یہ مَیں بتانے لگا ہوں۔

علماء سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متبعین ہیں اور ان میں سب سے پہلے صحابہ کرامؓ ہیں۔ کیونکہ علماء کی تعریف قرآن کریم یہ فرماتا ہے

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر آیت: ۲۹)

کہ علماء تو وہی ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور خاشعین کی جیسی جماعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے پیدا کی اس کی نظیر تو کوئی زمانہ پیش نہیں کر سکتا۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ تھے وہ۔ پس لازماً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ جو صفت بیان فرما رہے ہیں، یہ اپنے صحابہؓ کی بیان فرما رہے ہیں۔ بعد کے علماء کو تو اپنی طرف منسوب ہی نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ۔
(مشکوٰۃ کتاب العلم)

تو دو قسم کے علماء ہیں۔ ایک عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اور ایک عُلَمَاءُ هُمْ شَتَّانِ بَيْنَهُمَا دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اس زمانہ میں لقاءِ الٰہی کا نتیجہ

پس بکثرت وحی نازل ہو رہی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ میں۔ اور یہ رمضان شریف جس میں سے گزر کر ہم آج نکل رہے ہیں اس کی ساری عبادت، ساری قربانی اور ہر روزے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہم لقاء باری تعالےٰ پالیں اور یہ جدوجہد ایک رمضان میں ختم نہیں ہو جایا کرتی۔ یہ ایک جاری و ساری جدوجہد ہے۔ اگر احمدیوں میں بکثرت لقاء کے مقام پر کھڑے ہوئے لوگ مل جائیں، بکثرت ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو صاحبِ کشف و الہام ہوں اور انکساری کی شرطیں بھی پوری کر رہے ہوں اور توحید کی شرطیں بھی پوری کر رہے ہوں تو یہ وہ طاقت ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ اس تیزی کے ساتھ غلبہ اسلام ہوگا کہ سنبھالا نہیں جائے گا۔ اور جس طرح کہتے ہیں چھپّر پھاڑ کر ملنا، اس طرح خدا کا فضل ملے گا۔

چاہیئے کہ احمدیوں پر مائدہ اترے

تو بکثرت ایسے بندے پیدا ہونے چاہئیں جو صاحبِ کشف و الہام ہوں، جو اپنی ذات میں خود کفیل ہوں۔ وہ دوسروں کو دعا کے لیے کہکر اُن کا مانگا ہوا نہ کھائیں۔ مائدہ اترتا تو ہے لیکن مائدہ اترتے وقت لوگوں کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک مائدہ دینے والے جن پر مائدہ اترتا ہے اور ایک مائدہ قبول کرنے والے۔ احمدیوں کو تو مائدہ دینے والے بننا ہے اس لیے کہ انہوں نے ساری دنیا کو کھلانا ہے۔ اگر وہ آپس میں ہی مانگ مانگ کر کھانے لگ گئے تو سارا رزق یہیں ختم ہو جائے گا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ سارے احمدی ایسے بن جائیں کہ جن پر مائدہ نازل ہو رہا ہو اور پھر ساری دنیا ان سے مانگ کر کھانے والی بنے۔ تو پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ آخر ہم نے فیض دنیا کو پہنچانا ہی پہنچانا ہے۔

اس ضمن میں مَیں آپ کو ایک مشہور واقعہ بتاتا ہوں۔ کسی شخص نے اپنے بیٹے کو تجارت کے لیے بھیجا اور اسے بہت مال دیا۔ پہلی منزل اسے ایک جنگل میں آئی۔ وہ ایک درخت کے نیچے سویا ہوا تھا۔ اس نے ایک عجیب نظارہ یہ دیکھا کہ ایک شیر آیا۔ اس نے شکار کیا اور اس کے بعد اپنا حصہ جو وہ کھا سکتا تھا وہ اس نے کھایا اور باقی کو گھسیٹ کر ایک جھاڑی میں رکھدیا اور چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لگڑ بگڑ جس کی پچھلی ٹانگیں ماری ہوئی تھیں اور جو جھاڑی کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا دکھتے ہوئے بدن کے ساتھ گھسٹتا ہوا وہاں پہنچا اور شیر کا پس خوردہ کھانے لگا۔ یہ آدمی اپنا سارا مال وہیں چھوڑ کے واپس چلا گیا۔ اس کے باپ نے پوچھا کیا ہوا۔ تم واپس کیوں آگئے؟ اس نے کہا میں واپس اس لیے آگیا ہوں کہ مَیں نے خدا کے رازق ہونے کا ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے۔ وہی ہے جو رزق دیتا ہے۔ باقی بندوں کے صرف جھگڑے ہی چل رہے ہیں۔ پھر اس نے وہ واقعہ سنایا۔ باپ نے کہا کہ دیکھو! تم مجھے عرفان نہیں سکھا سکتے۔ مَیں بھی عارف باللہ ہوں۔ مجھے بھی پتہ تھا کہ ایسا ہوتا ہے۔ مگر مَیں یہ چاہتا تھا کہ تم وہ شیر بنو جو لگڑ بگڑ کو کھلاتا ہے۔ وہ لگڑ بگڑ نہ بنو جو شیر کا مارا ہوا کھاتے ہیں۔

پس اے احمدی! تو وہ شیر بن جس نے ساری دنیا کو، مار کے کھلانا ہے، وہ زخم خوردہ جانور نہ بن جس نے شیروں سے مانگ کر کھانا ہے۔ یہ ہے وہ مقام جس پر اپنی جماعت کو فائز کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک بڑا ہی پیارا واقعہ آتا ہے آپ جب لاہور گئے تو لاہور کی جماعت میں بے انتہا محبت اور عشق تھا۔ جب آپ گاڑی سے اتر کر باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک بگھی ہے جس کے آگے گھوڑا کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس بگھی پر سوار کرنے لگے ہو؟ اس میں تو گھوڑا ہی کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا۔ حضور! ہم بنیں گے آپ کے گھوڑے بن کر۔ دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ پیر آتے ہیں، لوگ اس قسم کی باتیں ان گھٹیا لوگوں کے لیے جن کا کوئی مقام ہی نہیں ہوتا، کرتے ہیں۔ آپ تو روحانی آقا ہیں جن کو خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ اس لیے بگھی کے آگے ہم لگیں گے۔ حضور نے فرمایا نہیں، مَیں اسمیں نہیں بیٹھوں گا۔ مَیں تو جانوروں کو انسان بنانے کے لیے آیا ہوں، انسانوں کو جانور بنانے کے لیے نہیں آیا۔ یہ ہے وہ اعلیٰ مقام اور شان جماعت احمدیہ کی جس کو پیدا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

اب مَیں آپؑ کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس پر اس درس کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

"اسلام کا منشا یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنو۔ (معمولی ولی بھی نہیں۔ بنی اسرائیل کے معمولی نبی بھی نہیں۔ کَانْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ والی پیشگوئی اپنے حق میں اس شان سے پوری کرو کہ بنی اسرائیل کے نبیوں کے سرداروں کے مشابہ ہو جاؤ۔ بجائے اس کے کہ عام نبیوں کے مشابہ ہو)۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ۔

ولی پرست مت بنو، ولی بنو
اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو

تم ان راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے داخل ہو کر راحت، اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیے کہ اس گٹھڑی کو پھینک دے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۹)

وقفِ جدید — یہ کیسی مبارک سکیم ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود وقفِ جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور اُنہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے۔"

یہاں ہمارے آقا نے درج ذیل ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر جماعت انہیں ادا کرے گی تو وقفِ جدید کے عظیم الشان نتائج کا مشاہدہ کرے گی۔

(۱)۔ جماعت وقفِ جدید کا چندہ زیادہ سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ چندے زیادہ سے زیادہ ادا ہوں گے تو وقفِ جدید میں روپیہ زیادہ آنا شروع ہوگا۔

(۲)۔ نوجوان زیادہ تعداد میں اپنی زندگی اس مبارک کام کے لئے وقف کریں اور ہمت اور اخلاص سے جماعت کے لئے کام کریں۔

خدا تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس مبارک تحریک کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید — ربوہ)

اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع امسال مورخہ ۵-۶-۷ نبوت / نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ مجالس انصار اللہ کے عہدیداران سے التماس ہے کہ اس روح پرور اور مبارک اجتماع میں اراکین کو کثرت سے شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ تا احباب اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت کلام سے براہ راست فیض یاب ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل آف چکوال

کا ذکر خیر

(مکرم منور احمد صاحب جہلمی کارکن بیت المال آمد ۔ ربوہ)

محترم خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل مرحوم جماعت احمدیہ چکوال کے ایک سرگرم رکن تھے۔ آپ نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کی اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ بہت نیک اور دعاگو بزرگ تھے مرحوم صوم وصلوٰۃ کے نہایت پابند تھے جب تک صحت نے اجازت دی مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا فرماتے تھے۔ حصہ آمد کے علاوہ دوسروں چندوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بڑی عنایت وکرم نوازی ہے کہ میں فارغ البال ہوں اور گھر میں ہر طرح کا آرام وآسائش میسر ہے اب تو میں وکالت محض اس لئے کرتا ہوں کہ جو بھی آمد ہو سب کی سب چندوں میں جمع ہوتی رہے آپ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سبھی خوشحالی اور آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے مرحوم والدین کی طرح بہت بااخلاق اور غریب پرور انسان ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بزرگ والدین کی طرح دینی دولت سے بھی مالامال فرمائے۔ آمین۔

خواجہ صاحب محترم میرے والد مکرم میاں سلطان بخش صاحب آف کلر کہار ضلع جہلم کے بہت گہرے دوست تھے اور وہ ان سے بڑی شفقت ومحبت سے پیش آتے تھے۔ گھنٹوں گھنٹوں دینی باتیں اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے قبولیت احمدیت کے حالات سناتے رہتے تھے۔

آپ نے ۱۹۳۰ء میں بیعت کی قیام پاکستان سے قبل چکوال میں بطور ہیڈ ماسٹر مقیم رہے تھے۔ پارٹیشن کے بعد دوبارہ چکوال میں ہی آگئے اور یہاں آکر پریکٹس شروع کردی۔ ماشاء اللہ آپ بڑے قابل اور دیانتدار وکیل تھے۔ اس لئے علاقہ کے بہت سے لوگ اپنے مقدمات کی پیروی انہی سے کراتے تھے اور مشہور تھا کہ خواجہ صاحب قانونی بحث کے علاوہ اپنے موکلوں کے لئے دعا بھی کرتے ہیں اس لئے اکثر مقدمات میں جیت ہوجاتی ہے۔

مومن اگرچہ اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے بھولا بھالا اور سیدھا سادھا ہوتا ہے اور بادی النظر انسان کہتا ہے کہ اسے دنیا جہان کی کچھ خبر نہیں لیکن بفضل اللہ تعالیٰ وہ بڑا صاحب بصیرت اور صاحب فراست ہوتا ہے۔ محترم خواجہ صاحب بھی ایسے بزرگوں میں سے ہی تھے۔ آپ بڑی پیاری اور بھولی بھالی صورت کے مالک تھے لیکن بڑے زیرک اور سمجھ دار انسان تھے۔ ان کا انداز گفتگو ایسا موثر اور دلنشیں ہوتا تھا کہ جی کرتا تھا کہ ان کی باتیں سنتے جائیں۔ افسوس ہے کہ وہ اس دنیا سے جلد رخصت ہوگئے ہیں اور اب ان کی یادیں ہی باقی رہ گئی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ آپ کی زندگی کے چند ایمان افروز اور دلچسپ واقعات عرض کرتا ہوں۔

۱:۔ ایک دفعہ ایک آدمی سے کوئی جرم سرزد ہوگیا اسے وکیلوں نے بتایا کہ اس جرم کی پاداش میں اس قدر سزا ملنے کا اندیشہ ہے جس پر وہ سخت فکرمند ہوا۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن گھومتا گھماتا خواجہ صاحب کے پاس آگیا اور اپنا مدعا بیان کیا خواجہ صاحب نے بھی دوسرے وکیلوں کی طرح بتایا کہ اس جرم کی اتنی سزا ہوا کرتی ہے۔ جس پر وہ رو پڑا اور سادہ لوحی میں کہنے لگا کہ جناب میں بہت غریب اور عیالدار آدمی ہوں آپ کے دفتر میں یہ کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے کوئی ایسا قانون تلاش کریں کہ میں سزا سے بچ نکلوں خواجہ صاحب نے مسکرا فرمایا کہ بھئی ہمیں سب قانون زبانی یاد ہوتے ہیں مگر وہ بندۂ خدا یہی رٹ لگائے جارہا تھا کہ خواجہ صاحب خدا کے لئے آپ میری وکالت کریں جس پر خواجہ صاحب کو اس کی حالت زار پر ترس آگیا اور اسے فرمایا کہ اگر تم نے مجھے وکیل کرنا ہے تو میں بھی اپنا وکیل کرتا ہوں چنانچہ دعا کرکے اس کا مقدمہ لے لیا اور پیروی کرتے رہے جب جج صاحب نے فیصلہ سناتے ہوئے اس کی نہایت قلیل سزا بتائی تو خواجہ صاحب کمرہ عدالت میں ہی اپنے اب کے حضور سجدہ ریز ہوگئے جب سر اٹھایا تو جج صاحب نے تعجب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب یہ کیا ماجرا ہے تب انہوں نے سارا واقعہ سنادیا اس پر جج صاحب بولے کہ خواجہ صاحب یہ الٰہی تصرف ہی ہوا ہے کہ میری زبان سے اتنی سزا نکل گئی ورنہ سبھی کو علم ہے کہ اس جرم کی سزا اس قدر ہوا کرتی ہے۔

۲:۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب کا غیر احمدی منشی انہیں کہنے لگا کہ جناب! ربوہ دیکھنے کا دل میں عرصہ سے شوق چلا آرہا ہے مگر مالی زبوں حالی کے سبب آج تک محروم ہی چلا آرہا ہوں۔ اس پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہاری اتنی ہی خواہش ہے تو تم ہو آؤ میں چٹھی اور زادراہ دے دیتا ہوں نیز فرمایا کہ ربوہ میں میرے ایک دوست مکرم ملک گل محمد صاحب رہتے ہیں۔ انہیں میرا رقعہ جاکر دینا تو وہ تمہیں جماعتی دفاتر اور دیگر ادارے دکھاویں گے مگر وہ منشی بڑا فراڈی نکلا۔ دو تین دن اپنے بال بچوں کے پاس رہ کر اور زادراہ کی رقم انہیں کھلا پلاکر واپس آگیا۔ خواجہ صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ سناؤ بھائی ربوہ دیکھ آئے ہو؟ اس پر کہنے لگا سبحان اللہ کیا کہنے ربوہ بڑا خوبصورت اور خوشنما شہر ہے ابھی ہماری بس ربوہ سے کافی فاصلہ پر ہی تھی کہ اس کی فلک بوس عمارتیں اور کارخانوں کی چمنیاں نظر آنے لگ گئی تھیں جب اڈہ لاریاں پر اترا تو ٹیکسیوں اور رکشوں کی اتنی بھرمار تھی کہ کسی کی بات نہ سنائی دیتی تھی۔ اس کے بازار بھی بڑے بارونق ہیں۔ حضرت صاحب کی جائے رہائش پر بڑے بڑے خوش الحان قوال جمع تھے جب قوالی کرتے تھے تو روح وجد میں آجاتی تھی پھر میں نے مسجد مبارک بھی جاکر دیکھی ہے میں بڑی دور دور تک گھوما پھرا ہوں لیکن اس پر جو چترکاری اور نقاشی کی گئی ہے میں نے کہیں بھی نہیں دیکھی اور اچھی کشادہ مسجد ہے میرے خیال میں قریباً دو سو آدمی آسانی سے باجماعت نماز ادا کرسکتا ہوگا۔ ملک گل محمد صاحب کو جب آپ کا رقعہ دیا تو میرے ساتھ بڑی خاطر مدارت کے ساتھ پیش آتے ہیں خوب ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے ہیں کوٹ پتلون اور ہیٹ لگا کر دفتر جاتے ہیں۔ (حالانکہ ملک گل محمد صاحب مرحوم شلوار قمیض اور پگڑی کا استعمال فرماتے تھے) اور اس طرح اور بھی کئی قسم کی گپیں لگاتا رہا۔ خواجہ صاحب خاموشی سے اس کی ساری باتیں سنتے گئے یہ بالکل نہ جتلایا کہ تم سفید جھوٹ بول رہے ہو تم ربوہ میں گئے ہی نہیں ہو۔ جب دوسرے دن ڈیوٹی پر آیا تو خواجہ صاحب نے ایام کارکردگی کی تنخواہ اور کچھ مزید انعام سے نواز کر فرمایا کہ منشی صاحب آپ کی مزید خدمات کی اب مجھے ضرورت نہیں ہے۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ اپنی خدمات کسی اور صاحب کی طرف منتقل کردیں۔

۳:۔ ایک دوست نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میرے اور خواجہ صاحب کے مابین کچھ تُرش کلامی سی ہوگئی اور دو تین دن سلسلہ گفتگو بھی بند رہا۔ ایک روز میں مسجد میں وضو کر رہا تھا کہ خواجہ صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ بھائی صاحب! سنا ہے آپ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر نہیں جارہے کیا وجہ بنی ہے میں نے جواب دیا کہ ربوہ جانے کے لئے میرے مالی حالات اجازت نہیں دیتے اس پر خواجہ صاحب نے مجھے آمد ورفت کا کرایہ دے دیا اور فرمایا کہ ربوہ ضرور جائیں اور اس کی برکات سے متمتع ہوں میں بڑا نادم اور متاثر ہوا کہ اس روز قدرے زیادتی بھی مجھی سے ہوئی تھی۔ مگر خواجہ صاحب نے بولنے میں بھی پہل کردی ہے اور ساتھ ہی مالی اعانت بھی فرمادی ہے راقم الحروف سمجھتا ہے کہ محترم خواجہ صاحب نے حضرت اقدس کی اس پاکیزہ تعلیم کو مدنظر رکھا ہوگا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "تم سچے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو"۔ کیونکہ اس طرح بہت سی قباحتوں کا سدِّباب ہوجاتا ہے اور دل میں بغض وکینہ کو پرورش پانے کا موقع نہیں ملتا۔

۴:۔ خواجہ صاحب کی طرح آپ کی بیگم صاحبہ بھی بہت نیک اور خدا ترس خاتون تھیں موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ محترم خواجہ صاحب کی بزرگی کا پتہ درج ذیل واقعہ سے بھی چلتا ہے کہ آپ کا اپنے مالک حقیقی سے کتنا تعلق تھا اور وہ مالک آپ سے کیسے سلوک کرتا تھا۔ خواجہ صاحب کی وفات سے سولہ سترہ سال بعد آپ کی بیگم صاحبہ کا وصال ہوا ہے مگر نصرت الٰہی سے آپ کے پاؤں کی جانب ایک قبر کی جگہ اب تک خالی پڑی آرہی تھی۔ جہاں مرحومہ کو دفن کیا گیا ہے دعا ہے کہ جس طرح اس دنیا میں میاں بیوی کو ایک ساتھ جگہ ملی ہے اگلے جہان میں بھی انہیں دائمی معیت نصیب ہو آمین

امتحان انصار اللہ
سہ ماہی سوم ۸۲ء
کے حل شدہ پرچے زعماء جلد مرکز کو بھجوائیں
قائد تعلیم
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ ۱۵ تا ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء

پہلا دن ــــ ۱۵ اخاء ــــ جمعۃ المبارک

۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰	حصول ٹکٹ داخلہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	جائزہ و ہدایات از مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
۱۱-۳۰ تا ۲-۳۰	وقفہ برائے طعام و نماز جمعہ و عصر
۲-۳۰ تا ۲-۴۵	مقام اجتماع میں واپسی
۲-۴۵ تا ۴-۱۵	اطفال ترتیب کے ساتھ خدام کے مقام اجتماع میں جائیں گے اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب سنیں گے۔
۴-۱۵ تا ۵-۱۰	دوڑ سو گز ۔ جھنڈا دوڑ
۵-۱۰ تا ۵-۳۰	تیاری نماز
۵-۳۰ تا ۵-۴۵	نماز مغرب و عشاء
۵-۴۵ تا ۶-۴۵	تربیتی تقاریر
۶-۴۵ تا ۸-۰۰	وقفہ برائے طعام
۸-۰۰	ابتدائی علمی مقابلے (معیار پر پورے اترنے والے اطفال فائنل مقابلوں کے لئے منتخب کئے جائیں گے)

شب بخیر

دوسرا دن ــــ ۱۶ اخاء ــــ ہفتہ

۴-۴۵ صبح	بیداری و تیاری نماز
۵-۳۰ تا ۵-۵۰	نماز فجر ۔ درس و تلاوت قرآن مجید
۵-۵۰ تا ۷-۱۵	دوڑ دو سو گز ۔ لمبی چھلانگ ۔ ثابت قدمی ۔ دوڑ تین ٹانگ ۔ نشانہ غلیل ۔
۷-۱۵ تا ۸-۰۰	ناشتہ (اس دوران مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلے ہونگے)
۸-۰۰ تا ۹-۲۰	فٹ بال ۱ و ۲ (اس دوران وظیفہ اطفال کا امتحان ہوگا)
۹-۲۰ تا ۱۰-۲۰	مقابلہ تلاوت قرآن مجید و حفظ قرآن مجید
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۵۰	خطاب محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۱-۵۰ تا ۱۱-۵۰	مقابلہ عام معلومات (زبانی)
۱۱-۵۰ تا ۱۲-۴۵	خصوصی اجلاس ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی جائے گی۔
۱۲-۴۵ تا ۱-۴۵	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران مقابلہ حفظ نظم معیار کبیر و صغیر ہوگا)
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر
۲-۰۰ تا ۳-۰۰	مقابلہ تقریر معیار صغیر
۳-۰۰ تا ۵-۱۰	کبڈی ۱ و ۲ و میرو ڈبہ ۱ و ۲
۵-۱۰ تا ۵-۲۵	تیاری نماز
۵-۲۵ تا ۵-۳۵	نماز مغرب و عشاء
۵-۳۵ تا ۶-۱۵	تربیتی اجلاس
۶-۱۵ تا ۷-۱۵	مقابلہ نظم خوانی معیار کبیر و صغیر
۷-۱۵ تا ۸-۰۰	وقفہ برائے طعام
۸-۰۰ تا ۹-۰۰	سلائیڈز

نوٹ :۔ (ساڑھے سات بجے شب مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اور ناظمین اطفال کی میٹنگ ہوگی)

شب بخیر

تیسرا دن ــــ ۱۷ اخاء ــــ اتوار

۴-۴۵ صبح	بیداری و تیاری نماز
۵-۳۰ تا ۵-۵۰	نماز فجر و درس حدیث
۵-۵۰ تا ۶-۰۰	تلاوت قرآن مجید و ورزش
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	ناشتہ ۔ (اس دوران اذان اور مضمون نویسی کے مقابلے ہوں گے)
۷-۰۰ تا ۱۰-۳۰	کبڈی فائنل ۔ فٹ بال فائنل ۔ میرو ڈبہ فائنل (اس دوران گالا آسن کا نمائشی مقابلہ بھی ہوگا)
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۳۰	مقابلہ تقریر معیار کبیر
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	مقابلہ بیت بازی
۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
۱-۳۰ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر
۱-۴۵ تا ۲-۳۰	تقسیم انعامات و خطاب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
۲-۳۰	اطفال ترتیب کے ساتھ خدام کے مقام اجتماع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سننے کے لئے روانہ ہوں گے۔ خطاب و دعا کے بعد اطفال کو اپنے گھروں میں جانے کی اجازت ہوگی۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

چنے کی بہتر پیداوار کیلئے تجاویز

گذشتہ چند سالوں سے چنے کی پیداوار بڑی کم ہوگئی ہے کیونکہ فصل مرض جھلساؤ کا شکار ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارے زمیندار احباب کو مرض اور احتیاطی تدابیر کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں تاکہ مرض کی مناسب روک تھام ہو سکے اور پیداوار میں اضافہ ہو کر ملکی ضروریات پوری ہو سکیں۔

مرض چنوں کا جھلساؤ ایک پھپھوندی (ASCOHYTA) کی وجہ سے ہوتا ہے یہ بیماری متاثرہ پودوں اور بیج سے پھیلتی ہے اگر موسم سازگار ہو تو وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

علامات پودوں کے تمام حصوں پر خاکی رنگ کے دھبے نمودار ہوتے ہیں جو پھیلتے ہوئے ڈوڈوں اور دانوں پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور دانوں کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

مرض پھیلانے والے عوامل

ا :۔ درجہ حرارت :۔ ماہ فروری مارچ میں درجہ حرارت ۶۶ سے ۷۰ ڈگری فارن ہائٹ ہو تو یہ بیماری کے جرثوموں کے لئے نہایت موزوں ہے یہ جلد جلد بڑھتے اور پھیلتے

ب :۔ ہوا میں نمی :۔ ماہ فروری سے اپریل تک ہلکی ہلکی بوندا باندی یا مطلع ابر آلود رہنے سے مرض کے جرثومے انتہائی تیزی سے بڑھتے ہیں اور مرض کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے

ج :۔ تیز ہوا :۔ تیز ہواؤں کی وجہ سے بیماری کے جراثیم بڑی دور تک پھیل جاتے ہیں اور نقصان بڑھ جاتا ہے۔

مرض کی روک تھام کے طریقے

ا :۔ بیمار پودوں کے بچے کھچے حصوں کی تلفی :۔ چونکہ یہ بیماری بیمار شدہ پودوں کے تنے پتے اور ڈوڈوں وغیرہ سے پھیلتی ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ گذشتہ وڈ کھیت کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔ ہل چلائیں۔ اگر ممکن ہو تو پودوں کو آگ لگا کر تلف کریں۔ ہل گہرا چلائیں تاکہ متاثرہ پودوں کی جڑیں سطح زمین پر آجائیں اور جراثیم تلف ہو سکیں اور زمین بیماری سے پاک ہو سکے۔

ب :۔ تندرست بیج استعمال کیا جائے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ تندرست بیج حاصل کیا جائے۔ بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن یا پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن سے خرید کیا جائے۔ حکومت نے تندرست اور بہتر بیج فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ج :۔ بیج کی دوا پاشی کریں :۔ بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے بیج کو دوائی ضرور لگائیں پھپھوندی کش دوائی بنلیٹ (BENLATE) بحساب تین گرام فی کیلو گرام بیج استعمال کریں دوائی کاشت سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے لگانی چاہیئے۔

د :۔ مرض کے خلاف مدافعت رکھنے والی اقسام :۔ گذشتہ سالوں میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ترقی دادہ اقسام سی ۵ ۲۳ سی ۴۴، آر سی ۔ ۳۲، سی ایم ۷۲ اور ایل بی ۴۸۰ نے تھل میں بہتر نتائج دیئے ہیں۔ یہ اقسام قوت مدافعت زیادہ رکھتی ہیں لہٰذا ان کا بیج حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

بارانی اور علاقہ تھل کے زمیندار احباب کو زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ان کی چنوں کی فصل بہتر نتائج کی حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ احباب کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(نظارت زراعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ناظمین اصلاح وارشاد اور خدام متوجہ ہوں

آپ اصلاح وارشاد سے متعلق مفید لٹریچر مقام اجتماع میں بکسٹال کے ساتھ اصلاح وارشاد کے ڈیسک سے حاصل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

(مہتمم اصلاح وارشاد)

قائدین وناظمین اطفال سے ضروری التماس

وقف جدید کا تین چوتھائی سال گذر چکا ہے مگر من حیث المجموع "وقف جدید دفتر اطفال" کی ابھی تک نصف وصولی بھی نہیں ہوئی۔ آپ سے التماس ہے کہ شعبہ ہذا کی اہمیت کے پیش نظر اس جانب فوری توجہ دیں۔

اجتماع خدام الاحمدیہ تک کم از کم تین چوتھائی وصولی ہو جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پیشاب وغیرہ کی ادویات

گردے مثانے کی پتھریوں کے لئے کڈنی سٹون کورس ۴۰ روزہ	Kidney Stone Course 150/-I
پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا	Prostate Cure 15/-
پیشاب کی کثرت بار بار آنا	Urination Cure 15/-
پیشاب کا (بے اختیار) قطرہ قطرہ گرنا	Urine Dribbling Cure 15/-
پیشاب کی بندش رکاوٹ	Urine Retention Cure 15/-
پیشاب کا جلن اور درد کے ساتھ آنا	Dysuria Cure 15/-
پیشاب میں پیپ وغیرہ آنا	Kidney Infection Cure 15/-
پیشاب میں دھات آنا (جریان)	Spermatorrhea Cure 15/-
پیشاب میں خون آنا	Hematuria Cure 15/-
کمی پیشاب سے استسقاء جلندھر	Dropsy Cure 15/-

ایک سے زیادہ کیوز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔
کیمسٹوں سے ۱۵/- روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۱۷/- زائد لٹریچر فری

خاص سٹاکسٹس

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ ٹاؤن ہال چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
پشاور: علی برادرز کیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: الکیمسٹ کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون 606 607

نئی روح۔ نئی زندگی بخشنے والا

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء (اکتوبر) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ خلافت رابعہ کا پہلا اجتماع ہونے کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ خالصتاً تربیتی ماحول۔ دعاؤں اور عبادات کی کثرت ایک عجیب روحانی کیفیت کا سماں ہوتا ہے اور یہ نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اور سب سے بڑھکر اپنے پیارے امام کے شیریں کلمات اور روح پرور خطابات سے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔

خدام و اطفال خدا تعالیٰ کے فضلوں کے طالب ہوتے ہوئے شوق و رغبت سے اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے ناصرات کا اجتماع بھی ساتھ ہی ہے۔ جمعہ کو ۱۵ اکتوبر کو ہر دو اجتماع جمعہ کے بعد شروع ہونگے۔ کوشش کریں کہ پاکستان کی ہر لجنہ کی نمائندگی اس میں ہو خواہ وہاں تین ممبرات کی لجنہ ہی کیوں نہ ہو۔

اجتماع کے پروگرام کی ایک جھلک

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ سے پہلا پُرمعارف خطاب
- خدام الاحمدیہ سے آپ کا خطاب بھی لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں نشر کیا جائیگا۔
- صدر صاحب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب
- لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ
- تربیتی تقاریر
- تاریخی لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی کارکنات کی خدمات کا تذکرہ
- سوال وجواب کی مجلس جس کیلئے سوال پہلے سے آنے ضروری ہیں۔
- علمی مقابلہ جات

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صنعتی نمائش اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حسب سابق امسال بھی اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے تمام ناظمین اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اشیاء تیار کروا کر ہمراہ لے کر آئیں۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت نقیب

مسجد احمدیہ حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور میں ایک مستعد اور اپنے فرائض کو بخوبی ادا کرنے والے خادم مسجد کی ضرورت ہے رابطہ کے لیے پتہ درج ذیل ہے۔

(مبارک کلینک سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور - ۹)

(ڈاکٹر مبارک احمد) صدر جماعت احمدیہ حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

ربوہ میں کلرڈ فوٹو گرافی

فوٹو ٹائم

سٹوڈیو اینڈ کلر لیبارٹری گولبازار ربوہ
ہر قسم کی معیاری فوٹو گرافی کیلئے خدمت کا موقعہ دیجئے
دوکان نزد پوسٹ آفس ربوہ

پرانے اخبار الفضل سنبھال کر رکھیں۔ یہ آپ کے بچوں کے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔

(مینیجر)

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونشن

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی پاکستان کا تیسرا ایک روزہ کنونشن مورخہ ۱۸ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء) بروز سوموار (خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے اگلے روز) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کنونشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور اہل علم احباب طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تمام احمدی طلباء سے شرکت کی درخواست ہے آپ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی طلباء اس کنونشن شریک ہوں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھیں۔

۱:۔ ہر تعلیمی ادارہ (کالج/یونیورسٹی) سے کم از کم ایک نمائندہ کی شرکت لازمی ہے۔

۲:۔ عہدیداران/نمائندگان اپنے تعلیمی ادارہ کے تمام احمدی طلباء کے مکمل کوائف (نام ولدیت۔ گھر کا پتہ۔ کالج۔ تعلیمی سال وغیرہ) ہمراہ لائیں۔

۳:۔ ربوہ پہنچنے پر طلباء مقام اجتماع (خدام) میں واقع احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر میں رابطہ قائم کریں اور کنونشن سے قبل داخلہ ٹکٹ ضرور حاصل کر لیں۔

۴:۔ سالانہ چندہ کنونشن ایک روپیہ ہر طالب علم سے لے کر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

۵:۔ شوریٰ کا اجلاس اول مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نمائندگان/عہدیداران شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اپنی تجاویز مورخہ ۳۰ تبوک ۱۳۶۱ ہش (۳۰ ستمبر ۱۹۸۲ء) تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

چوہدری کریم الدین احمد صاحب
معرفت دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (آمین)

والسلام

سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی
(احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان)